احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعرات 7- دسمبر 2000ء - 10 رمضان 1421 ہجری - 7- فتح 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 280

روزہ فتنوں کا کفارہ ہے

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کے لئے اس کے اہل اور مال اور پڑوسی میں فتنہ ہے جس کو نماز اور روزے اور صدقہ دور کر دیتے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الصوم باب الصوم کفارۃ)

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خداتعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خداتعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

رمضان کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا مل جائے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

رمضان کی اصل غرض اور فائدہ یہی ہے کہ خدا مل جائے۔ خداتعالیٰ کو ہمارے بھوکے پیاسے رکھنے سے کیا فائدہ ہے۔ (-) دراصل یہ انسان کو سبق دیا گیا ہے کہ اس کی فردی اور قومی زندگی صرف خدا کے لئے ہی ہونی چاہئے۔ اگر کوئی رمضان سے یہ سبق حاصل نہیں کرتا۔ تو پھر اس کا بھوکا اور پیاسا رہنا محض بھوکا اور پیاسا رہنا ہی ہے۔ اس کی بھوک اور پیاس خدا کے لئے نہیں ہے۔ اس نے سوائے اس کے کہ قانون قدرت توڑا اور کچھ نہیں کیا۔ اگر ایک شخص کھانا نہ کھائے اور بھوکا رہ کر مرجانا چاہے تو وہ شریعت کا گنہگار ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شادی نہ کرنے اور کہے خداتعالیٰ کو اس سے کیا یہ میرا ذاتی کام ہے تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔ قرآن کریم میں اسے ناپسند کیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی نہ کرنے والے کے متعلق فرمایا ہے کہ آوارہ گردی میں مرگیا۔ پس کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ شادی کرنا میرا ذاتی معاملہ ہے۔ خدا کو کیا ہے۔ میں شادی کروں یا نہ کروں۔ یا اسی طرح زندگی میری ذاتی ہے۔ اگر میں کھانا نہ کھا کر مرجاؤں تو خدا کو اس سے کیا کیونکہ قانون قدرت خداتعالیٰ نے بنایا ہے۔ اور اس کی پابندی فرض ہے پس اگر کوئی شخص روزہ کی غرض اور مقصد پورا نہیں کرتا۔ تو بھوکا پیاسا رہ کر قانون قدرت کو توڑنے کا گناہ گار ہوتا ہے۔ روزہ کی غرض یہی ہے کہ انسان اپنی ذاتی اور قومی زندگی خداتعالیٰ کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ اگر روزہ رکھ کر کوئی شخص یہ آمادگی اور تیاری اپنے اندر پاتا ہے۔ تو بے شک وہ روزہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن جب ذاتی قربانی کا مطالبہ ہو تو وہ اپنے آپ کو اس کے لئے تیار نہ پائے یا جب قومی قربانی کا مطالبہ ہو تو اس کے لئے آمادگی نہ رکھتا ہو۔ تو سمجھ لے کہ روزہ کا اسے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ جس شخص کو ذاتی یا قومی قربانی کے وقت سستی یا کسل ہو۔ اس کا روزہ رکھنا بے فائدہ ہے۔ اور قانون قدرت کو توڑنا ہے۔ اور جو قانون شریعت کی پابندی نہ کرتا ہوا قانون قدرت کو توڑتا ہے وہ

باقی صفحہ 8 پر

تعلیم القرآن اور وقف عارضی کے بارہ میں بشارت

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اس وقت عالم بیداری میں میں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کردیتی ہے اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پرشوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی۔

"بشری لکم"

یہ ایک بڑی بشارت تھی، لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کردیا ہے اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے۔ چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گزشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نماز پڑھا رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوار قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو میں نے زمین پر محیط ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔"

(قرآنی انوار ص 63)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ان مبارک ایام میں وقف جدید کی وصولی کیلئے بھرپور کوشش کریں

(ناظم مال وقف جدید)

عرفانِ حدیث

نمبر 58

مرتبہ: عبدالسمیع خان

روزہ میں بھول کر کھانا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص بھول کر روزے میں کھا پی لے وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو خدا تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

صحیح بخاری کتاب الصوم میں سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی بھول کے کھائے پیئے تو چاہیے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اللہ نے ہی اسے کھلایا اور پلایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان جب بھول کر کھاتا ہے تو روزہ ٹوٹتا نہیں ہے اس لئے اس وہم میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ "روزہ پورا کرے" وہ روزہ ہرگز نہیں ٹوٹا کیونکہ یہ بھول چوک بھی اللہ تعالیٰ نے بندے کے ساتھ لگائی ہوئی ہے اور روزمرہ چونکہ کھانے کی عادت ہوتی ہے اس لئے بعض لوگ بھول جاتے ہیں تو کسی تردد کی ضرورت نہیں 'خدا نے آسانی پیدا فرمائی ہے' مشکل نہیں پیدا فرمائی لیکن اس میں ایک احتیاط ضروری ہے۔ اگر کوئی انسان کلی وغیرہ کرنے میں بے احتیاطی سے کام لے 'نہاتے وقت بھی انسان بار بار منہ میں پانی ڈالتا ہے تو ایسی صورت میں اس کی بے احتیاطی کے نتیجے میں بعض دفعہ پانی گلے سے نیچے اتر جاتا ہے۔ اس صورت میں روزہ برقرار رکھنا ہوگا مگر روزہ ٹوٹ بھی جاتا ہے۔ یعنی یہ روزہ ایک فاقے کے طور پر روزہ کھلنے کے وقت تک برقرار رکھنا ضروری ہے مگر روزوں میں شمار نہیں ہوگا' اس روزے کی عدت پھر پوری کرنی ہے۔ جو مدت مقرر فرمائی گئی ہے کہ تیس روزے رکھو یا انتیس کا رمضان ہو تو انتیس رکھو یہ مدت بعد میں پوری کرنی ہوگی۔ تو یہ دو الگ الگ مسئلے ہیں۔ بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مدت کو پورا کرنے کی ضرورت نہیں مگر بے احتیاطیاں کرنے کے نتیجے میں جب پانی پیٹ میں چلا جائے یا کچھ کھانے کی چیز چلی جائے تو ایسی صورت میں وہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

چکھنے کا مسئلہ اس کے علاوہ ہے۔ چکھنے کے نتیجے میں روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک انسان وہ نگل نہ لے۔ تو روزہ نگلنے سے ٹوٹتا ہے جو باہر سے چیز آئے اور نگل لے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے منہ کو ایک قسم کی ڈیوڑھی بنایا ہے وہ چیز جو اندر سے اوپر نکلتی ہے اور ساتھ ہی واپس چلی جائے وہ اگرچہ گلے کے مقام سے کچھ آگے بڑھ گئی تھی لیکن پھر واپس چلی گئی اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ تھوک جو اندر سے ہی پیدا ہوتا ہے یہ ہروقت انسان نگلتا ہی رہتا ہے تو اگرچہ تھوک منہ میں پیدا ہوا لیکن اس ڈیوڑھی سے 'حلق کے اس مقام سے گزر کر نیچے اتر گیا جس سے نیچے اترنا منع فرمایا گیا ہے یعنی کھانے کا نیچے اتارنا منع فرمایا گیا ہے تو یہ بھی ایک کھانے پینے کی چیز ہے جو انسانی لعاب میں بھی تو بہت سی چیزیں موجود ہیں اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ پانی سے زیادہ قوی ہے لعاب۔ پانی کے قطرے سے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اگر اسے انسان نگل لے لیکن لعاب سے نہیں ٹوٹتا۔ تو یہ چیزیں احتیاط کے تقاضے ہیں جو آپ کو پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ اور ہروقت تھوکتے نہ رہیں۔ بعض لوگ علماء کی بعض جاہلانہ تعلیمات کے نتیجے میں ایسا تھوکنے کے عادی بنتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ صوبہ سرحد میں ایسے لوگ آپ کو کثرت سے ملیں گے جو ہروقت تھوکتے رہتے ہیں اس لئے کہ کہیں وہ تھوک اندر جائے اور روزہ نہ ٹوٹ جائے حالانکہ آنحضرت ﷺ کی سنت سے کہیں بھی ثابت نہیں کہ اس بنا پر آپ بکثرت تھوکتے تھے۔ تھوک کا نگلنا ہی سنت ہے اور پانی کا نہ نگلنا سنت ہے۔

(روزنامہ الفضل 7 دسمبر 99ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نصرت جہاں اکیڈمی میں تقریب تقسیم انعامات

اکیڈمی کے ہال کا افتتاح عمل میں آگیا

ربوہ 27 نومبر 2000ء: نصرت جہاں اکیڈمی کی تقریب تقسیم انعامات اور افتتاح ہال کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے طلباء کو دینی تعلیم حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیز حافظ منور احمد صاحب نے کی اور اس کے بعد اس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد عزیز عطاء الرؤف صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ترنم سے پیش کیا۔ اکیڈمی کے پرنسپل مکرم خالد گورایہ نے بتایا کہ آج کی تقریب ڈسٹرکٹ اور بورڈ کی سطح پر نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات کی تقسیم اور اکیڈمی کے ہال کے افتتاح کے لئے منعقد ہوئی ہے۔ اس کے بعد دو طلباء نے سیرۃ النبیؐ پر تقاریر کیں۔ عزیز سعود آصف نے عزم و ہمت اور میر نصر احمد نے آنحضرت ﷺ کی سیرۃ میں سے سخت کلامی سے پرہیز کا موضوع بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم عبدالصمد قریشی صاحب نے علمی' ادبی اور کھیلوں کے مقابلوں میں نمایاں کامیابیوں کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ میٹرک کے رزلٹ میں فی صد کے اعتبار سے اکیڈمی کا رزلٹ پہلے نمبر پر رہا۔ الحمدللہ۔ ایک طالب علم عزیز معین احمد طاہر ابن مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب نے جنرل گروپ میں فیصل آباد بورڈ میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ او لیول کا رزلٹ بھی شاندار رہا۔ میڈیکل کالجوں کے انٹری ٹیسٹ میں نصرت جہاں انٹر کالج کے طالب علم کاشف ندیم اول رہے۔ ضلع جھنگ کے کھیلوں کے مقابلوں میں اکیڈمی نے ضلع میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ آج خدا کے فضل سے نہ صرف ضلع کی سطح پر بلکہ فیصل آباد بورڈ میں بھی ہمارے ادارے کو عزت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ ادارہ پوائنٹس کے اعتبار سے کارکردگی کے لحاظ سے ضلع بھر میں اول نمبر پر رہا۔ الحمدللہ۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ نصرت جہاں اکیڈمی قائم کرنے کا مقصد یہ تھا کہ جب ہمارے تعلیمی ادارے جماعت کے پاس تھے تو تعلیم کا معیار بہت بہتر تھا۔ لیکن جب یہ ادارے قومیا لئے گئے تو وہ معیار نہ رہا بلکہ احمدی بچوں کا تعلیمی معیار دانستہ گرانے کی کوششیں کی جاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع کر رکھا ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد پر ربوہ میں یہ تعلیمی ادارہ کھولا گیا۔ تاکہ طلباء کو اچھا دینی اور تربیتی ماحول فراہم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ طلباء اور اساتذہ کا فرض ہے کہ جن توقعات کے پیش نظر یہ ادارہ قائم کیا گیا ان پر پورا اترنے کی کوشش کریں آپ نے فرمایا کہ جہاں پر طلباء نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیں۔ وہاں اپنی دینی نشوونما کو بھی زیادہ سے زیادہ بہتر کریں اور اپنی دینی صلاحیتوں کو اجاگر کریں۔ آپ کے پیش نظر یہ بات ضرور رہنی چاہئے کہ دین بہرحال مقدم ہے۔ آج کل اس سلسلہ میں ایم ٹی اے سے استفادہ کرنا بہت ضروری ہے۔ طلباء اور سٹاف سے درخواست ہے کہ چاہے کوئی حرج ہی ہوتا ہو مگر یہ بات اپنے اوپر فرض کر لیں کہ جمعہ کے خطبات بلاناغہ سنیں اس کے علاوہ دوسرے پروگراموں سے فائدہ اٹھائیں۔ جب تک دینی تعلیم ساتھ ساتھ ترقی نہ کرے اس وقت تک اس تعلیم کا کوئی فائدہ نہیں۔ طلباء کو چاہئے کہ ذیلی تنظیموں میں بھی شامل ہوں اور ان کی دینی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیں۔

آخر میں دعا پر یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

اس مہینہ میں انسان بہت سی حالتوں میں خدا تعالیٰ کے مشابہ ہونے کی کوشش کرتا ہے

یہ مشابہت برابری کی نہیں بلکہ غلامی کی ہوتی ہے جو آقا کے نقش قدم پر چلتا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود کا خطبہ رمضان - 26 مارچ 1926ء

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یہ مہینہ جو گزر رہا ہے وہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ اگر کوئی عذر ایسا نہ ہو جس کو شریعت نے عذر قرار دیا ہے۔ تو وہ خدا کے قرب اور رضاجوئی کے لئے پو پھٹنے سے لے کے سورج ڈوبنے تک کھانے پینے اور تعلقات مرد و زن سے بالکل مجتنب رہیں۔ اس وجہ سے یہ وہ مہینہ ہے جس میں انسان بہت سی حالتوں میں خدا تعالیٰ کے مشابہ ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ کھاتا پیتا نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ جوڑے کا محتاج نہیں۔ بندہ بھی رمضان کے دنوں میں خدا تعالیٰ کے رنگ کو جس حد تک کہ انسان کے بس میں ہے اختیار کرتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ کھانے کا محتاج ہوتا ہے۔ کھانا چھوڑ دیتا ہے۔ باوجود اس کے کہ پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ پینا چھوڑ دیتا ہے۔ باوجود اس کے کہ بقائے نسل کے لئے دوسری جنس کی طرف مائل ہونے کا محتاج ہوتا ہے۔ اس سے اجتناب کرتا ہے۔ پس اس طرح وہ رمضان کے دنوں میں خدا تعالیٰ کا مظہر بننے کی کوشش کرتا ہے۔ ان معنوں میں نہیں کہ خدا تعالیٰ کا مد مقابل بن جائے۔ بلکہ اس طرح جس طرح ہر محبت کرنے والا انسان اپنے محبوب کی شکل اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ مشابہت برابری کی نہیں ہوتی۔ بلکہ غلامی کی ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہر ایک غلام کا فرض ہے کہ اپنے آقا کے قدم بقدم چلے اور اس پر کوئی یہ نہیں کہتا کہ وہ اپنے آقا کی نقل کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی مشابہت اختیار کرنے والا ہوتا ہے۔ ہمیشہ سزا کا مستحق وہی ہوتا ہے جو کسی کی نقل کے طور پر کوئی کام کرتا ہے۔ ایک غلام جو اپنے آقا کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ وہ نقال نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کا فرض ہے کہ پیچھے چلے۔ اسی روح اور نیت سے بندہ رمضان میں وہ رنگ اختیار کرتا ہے جس سے الوہیت کے سمجھنے کی طاقت اسے حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اور اعمال کی تو مختلف جزائیں ہیں۔ مگر روزے کی جزا خود خدا تعالیٰ ہے۔

اس کا یہی مطلب ہے کہ ان دنوں خدا تعالیٰ کی مشابہت انسان اختیار کرتا ہے۔ غرور اور تکبر سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ ہی کے حکم سے برابری کے دعویٰ سے نہیں بلکہ اطاعت اور فرمانبرداری کے رو سے انسان اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناتا ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب تک انسان میں خدا کی صفات جلوہ گر نہ ہو جائیں وہ نجات نہیں پا سکتا۔ کیونکہ بغیر عرفان الٰہی کے کوئی نجات نہیں۔ اور جس ہستی کا ظاہری آنکھوں سے مشاہدہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے مشاہدہ کا ایک ہی طریق ہے کہ اندرونی طور پر اس کا مشاہدہ کریں۔ دیکھو وہ چیزیں جن کو دنیا میں انسان اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ ان کو اپنے اندر جذب کر کے محسوس کرتا ہے۔ ہم ہوا اور گیس کو نہیں دیکھ سکتے۔ مگر جب وہ ہمارے جسم میں داخل ہوتی ہیں تو پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح بجلی کو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ اس کے اثر سے محسوس کرتے ہیں۔ پس ہم خدا تعالیٰ کو جسمانی طور پر نہیں دیکھ سکتے اس لئے اس کی طاقت کو جذب کر کے اس کا عرفان حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خدائی اور الوہیت اسی طرح انسان کے اندر داخل ہوتی ہے۔ جس طرح بجلی۔ جس انسان میں بجلی داخل ہو جائے وہ بجلی نہیں بن جاتا مگر بجلی والا ضرور بن جاتا ہے۔ اسی طرح انسان خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن خدائی صفات کا مظہر ہو کر خدا والا ضرور ہو جاتا ہے۔ یہ تو ناممکن ہے کہ کوئی چیز جو چیز کہلانے کی مستحق ہے۔ اپنے آپ کو ایسا فنا کر دے کہ وہ بالکل نہ رہے۔ کیونکہ جو کچھ مٹتا اور فنا ہوتا ہے۔ وہ آثار اور نشان ہوتے ہیں۔ نہ کہ اصل چیز۔ ہم گوشت اور سبزی کھاتے ہیں۔ بظاہر وہ مٹ جاتے ہیں مگر اصل میں نہیں مٹتے۔ جو کچھ مٹتا ہے وہ ان کی ظاہری شکل و صورت ہوتی ہے۔ پس جب ادنیٰ سے ادنیٰ چیز بھی مٹ نہیں سکتی۔ اور ایک جنس غیر جنس کا وجود نہیں بن سکتی۔ تو کیونکر ممکن ہے کہ انسان مٹ کر خدا بن جائے۔ یا خدا مٹ کر انسان بن جائے۔ یہ جہالت اور نادانی کی باتیں ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے صفات میں تغیر کر لیتا اور تنزل کر کے ان صفات کو اس طرح انسان میں ظاہر کرتا ہے کہ انسان سمجھ سکے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ سمیع ہے اور انسان کو خدا کی طاقت سماعت حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ انسان میں سمیع ہونے کی جو طاقت ہے۔ وہ اس نے خدا ہی کی طاقت سے حاصل کی ہے۔ اسی طرح ہر طاقت جو انسان کو حاصل ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت اور طاقت سے حاصل کردہ ہے۔ بتاؤ انسان میں سننے اور دیکھنے کی طاقت کہاں سے آئی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ بصیر نہ ہوتا۔ تو انسان بھی بصیر نہ بن سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ سمیع نہ ہوتا تو انسان بھی سمیع نہ بن سکتا۔ پس وہ منبع ہے تمام طاقتوں اور قوتوں کا اور اس منبع سے اسی صورت میں طاقتیں حاصل ہو سکتی ہیں کہ خدا اور بندہ کے درمیان جو روکیں ہیں وہ دور ہو جائیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے بندہ کو ارادہ اور اختیار دیا ہے کہ وہ جس طرح چاہے کوئی کام کرے۔ اس لئے جب تک بندہ اپنا ارادہ چلاتا ہے۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کی طاقتیں اس میں آنے سے رکی رہتی ہیں۔ انسان کی اپنی خواہشیں ڈاٹ کی طرح ہوتی ہیں۔ جو رکاوٹ کا باعث ہو جاتی ہیں۔ اور اس وقت تک خدا کا فضل انسان کے اندر داخل ہو کر اسے خدا کا جلوہ گاہ اور مظہر نہیں بناتا جب تک وہ دور نہ ہو جائیں۔ ہاں جب انسان یہ سمجھ لے کہ میری ہر چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ ہم سمیع نہیں بن سکتے تھے اگر خدا سمیع نہ ہوتا۔ اسی نے اپنے فضل سے یہ طاقت دی ہے۔ اسی طرح اصل بصیر خدا تعالیٰ ہے۔ اسی نے ہمیں بصارت دی ہے۔ اصل علیم خدا ہی ہے۔ اسی نے ہمیں علم بخشا ہے۔ اصل مالک خدا ہی ہے۔ اسی نے ہمارے سپرد چیزوں کو کیا ہے جب تک انسان اس طرح اپنا سب کچھ خدا ہی کا نہیں سمجھ لیتا اور خدا کے سپرد نہیں کر دیتا اس وقت تک خدا تعالیٰ کی صفات اس پر جلوہ گر نہیں ہو سکتیں۔

رمضان اس بات کی علامت قرار دیا گیا ہے کہ ہم اپنی ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ رمضان میں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہر چیز خدا ہی کی ہے کیونکہ رمضان میں اقرار کرتے ہیں کہ ہماری زندگی اور ہماری موت خدا ہی کے لئے ہے۔ ہم کھانے پینے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔

یہ فردی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ اور بغیر نسل چلنے کے قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ قومی زندگی ہے۔ مگر ہم ان دونوں کو رمضان میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جب ہم کھانا پینا چھوڑتے ہیں۔ تو اس سے ہماری یہ مراد ہوتی ہے کہ اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جب مرد عورت سے تعلقات چھوڑتا یا عورت مرد سے چھوڑتی ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہم قومی زندگی بھی خدا کے لئے قربان کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنے وجود کو مٹا دیتے ہیں۔ اور اقرار کرتے ہیں کہ ہماری فردی زندگی خدا ہی کے لئے ہے اس طرح ہم یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہماری قومی زندگی بھی خدا کے لئے ہے۔ اگر ہمیں خدا کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنا پڑے گا تو قربان کر دیں گے۔ اگر ہمیں خدا کے لئے قوم کو قربان کرنا پڑے گا تو اس کو بھی قربان کر دیں گے۔ جب انسان یہ حالت اختیار کر لیتا ہے۔ تب خدا ملتا ہے۔ اور یہی مطلب ہے اس ارشاد کا کہ روزہ کی جزا خود خدا ہے۔ اس کا یہ مفہوم نہیں کہ روزہ رکھ کر انسان خدا کا مالک بن جاتا ہے۔ مالک مالک ہی ہے اور بندہ بندہ ہی بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ

روزہ رکھنے کے بدلے میں خدا مل جاتا ہے۔ خدا کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ خدا کی معرفت میسر آجاتی ہے۔

پس جب انسان نسلی اور ذاتی زندگی کو خدا تعالیٰ کے لئے قربان کر دیتا ہے۔ تب خدا ملتا ہے۔ اور جب تک انسان اپنے وجود کو قائم رکھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ قوم بھی کچھ ہے۔ وہ اندھیرے میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ اور کچھ نہیں پا سکتا۔

پس رمضان کی اصل غرض اور فائدہ یہی ہے کہ خدا مل جائے۔ خدا تعالیٰ کو ہمارے بھوکے پیاسے رکھنے سے کیا فائدہ ہے۔ اسی طرح اگر مرد و عورت کے تعلقات نہ ہوں۔ تو اسے کیا نقصان خدا تعالیٰ نے خود انسان میں بھوک رکھی اور اس کے لئے کھانا پیدا کیا۔ اسی طرح خود پیاس رکھی اور پانی پیدا کیا۔ خود مرد کو عورت کے لئے اور عورت کو مرد کے لئے پیدا کیا۔ تاکہ ایک دوسرے سے تسکین حاصل کریں۔ اور کھانا اور پانی اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ انسان کھائیں اور پئیں تو پھر اس کی کیا ضرورت ہے کہ ان سے روکے۔

دراصل یہ انسان کو سبق دیا گیا ہے کہ اس کی فردی اور قومی زندگی صرف خدا کے لئے ہی ہونی چاہئے۔ اگر کوئی رمضان سے یہ سبق حاصل نہیں کرتا۔ تو پھر اس کا بھوکا اور پیاسا رہنا محض بھوکا اور پیاسا رہنا ہی ہے۔ اس کی بھوک اور پیاس خدا کے لئے نہیں ہے۔ اس نے سوائے اس کے کہ قانون قدرت توڑا اور کچھ نہیں کیا۔ اگر ایک شخص کھانا نہ کھائے اور بھوکا رہ کر مرجانا چاہے تو وہ شریعت کا گنہگار ہو گا۔ اسی طرح اگر کوئی شادی نہ کرے اور کہے خدا تعالیٰ کو اس سے کیا یہ میرا ذاتی کام ہے تو وہ بھی گنہگار ہو گا۔ قرآن کریم میں اسے ناپسند کیا گیا ہے۔ اور رسول کریم ﷺ نے شادی نہ کرنے والے کے متعلق فرمایا ہے کہ آوارہ گردی میں مرگیا۔ پس کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ شادی کرنا میرا ذاتی معاملہ ہے۔ خدا کو کیا ہے۔ میں شادی کروں یا نہ کروں۔ یا اسی طرح زندگی میری ذاتی ہے۔ اگر میں کھانا نہ کھا کر مرجاؤں تو خدا کو اس سے کیا کیونکہ قانون قدرت خدا تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اور اس کی پابندی فرض ہے پس اگر کوئی شخص روزہ کی غرض اور مقصد پورا نہیں کرتا۔ تو بھوکا پیاسا رہ کر قانون قدرت کو توڑنے کا گناہ گار ہوتا ہے۔

روزہ کی غرض یہی ہے کہ انسان اپنی ذاتی اور قومی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ اگر روزہ رکھ کر کوئی شخص یہ آمادگی اور تیاری اپنے اندر پاتا ہے۔ تو بے شک وہ روزہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن جب ذاتی قربانی کا مطالبہ ہو تو وہ اپنے آپ کو اس کے لئے تیار نہ پائے یا جب قومی قربانی کا مطالبہ ہو تو اس کے لئے آمادگی نہ رکھتا ہو۔ تو سمجھ لے کہ روزہ کا اسے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ جس شخص کو ذاتی یا قومی قربانی کے وقت سستی یا کسل ہو۔ اس کا روزہ رکھنا بے فائدہ ہے۔ اور قانون قدرت کو توڑنا ہے۔ اور جو قانون شریعت کی پابندی نہ کرتا ہوا قانون قدرت کو توڑتا ہے وہ سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔

پس اس مبارک مہینہ میں میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ معمولی تکلیف سے روزہ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے روزہ نہ رکھنے کا عذر بیماری رکھا ہے۔ یا سفر۔ اس کے بغیر روزہ نہ رکھنا خدا تعالیٰ کے حکم کو توڑنا ہے۔ تو بیمار یا بیماری کی حالت کو چھوڑ کر (بیماری کی حالت میں اس لئے کہتا ہوں کہ بیماری کی تعریف اتنی محدود ہے کہ بعض بیماریاں اس میں سے نکل جاتی ہیں مثلاً بڑھاپا۔ بوڑھے آدمی کو بیمار نہیں سمجھا جاتا۔ ایسے آدمیوں کو چھوڑ کر) جو انسان بالغ ہو چکا ہو۔ اس کا فرض ہے کہ روزہ رکھے۔ ہاں بچوں پر جو بالغ نہ ہوئے ہوں یا عورتوں پر جنہیں ماہواری ایام آئے ہوں۔ روزہ فرض نہیں روزہ کا بچپن اور ہے اور نماز کے لئے اور۔ یہ بات میں نے گزشتہ سال بہت تفصیل سے بیان کی تھی۔ نماز کے لئے تو 10۔11 سال کی عمر تک بچپن ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن روزہ کے لئے بچپن اس وقت تک ہوتا ہے جب تک بچہ پوری طاقت حاصل نہیں کرلیتا۔ اس وجہ سے مختلف بچوں کے یہ بچپن مختلف ہوتا ہے۔ جو 15 سے 20 سال کا ہوتا ہے۔ ہاں اگر بچپن کی عمر میں بچے تھوڑے تھوڑے روزے ہر سال رکھیں۔ تو اچھا ہے۔ اس طرح انہیں عادت ہو جائے گی۔ مگر بہت چھوٹی عمر میں اس طرح بھی روزہ نہیں رکھوانا چاہئے۔ یہ شریعت پر عمل کرانا نہیں۔ بلکہ بچہ کو بیمار کر کے ہمیشہ کے لئے ناقابل بنانا ہے۔ یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے کہ بچہ کا روزہ ماں باپ کو مل جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے بچہ سے روزہ رکھوانا جو کمزور ہو اور اپنی جسمانی صحت کے لحاظ سے استوار نہ ہو چکا ہو۔ ثواب نہیں۔ بلکہ گناہ کا ارتکاب کرنا ہے۔ ہاں جب بچہ کی ضروری قوتیں نشوونما پا چکی ہوں تو ہر سال کچھ نہ کچھ روزے رکھوانے چاہئیں۔ تاکہ عادت ہو جائے مثلاً پہلے پہل ایک دن روزہ رکھوایا۔ پھر دو تین دن چھوڑ دیئے۔ پھر دوسری دفعہ رکھوایا ایک چھڑوا دیا۔

میرے نزدیک بعض بچے تو 15 سال کی عمر میں اس حد کو پہنچ جاتے ہیں کہ روزہ ان کے لئے فرض ہو جاتا ہے۔ بعض 16۔17۔18۔19۔ اور حد بیس سال تک اس حالت کو پہنچتے ہیں۔ اس وقت روزہ رکھنا ضروری ہے۔

پس یاد رکھو روزہ فرض ہونے کی حالت میں بلاوجہ روزہ نہ رکھنا اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے۔ ہمارے ملک میں دو قسم کے خیال پائے جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ خواہ مرجائیں روزہ نہیں چھوڑنا۔ اور دوسرے یہ کہ کمزوری ہو گئی ہے۔ اس لئے روزہ نہیں رکھتے۔ مگر وہ کونسا آدمی ہے کہ جو روزہ رکھے۔ اور طاقت ور ہو جائے۔ ہاں بعض لوگ جو رمضان میں خاص کھانے کھایا کرتے ہیں۔ ان کے متعلق حضرت مسیح موعود(۔) فرمایا کرتے تھے کہ ان کے لئے رمضان خوید بن جاتا ہے۔ وہ موٹے ہو جاتے ہیں۔ مگر خواہ کوئی کس قدر مقوی کھانے کھائے۔ روزہ کے وقت ضعف ضرور ہوتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے روزہ کی قدر کرے۔

جن کو خدا تعالیٰ طاقت دے وہ سارا مہینہ پورا کریں۔ اور جن کو کسی شرعی عذر کی بنا پر بعض روزے چھوڑنے پڑیں وہ دوسرے اوقات میں پورے کریں۔ ہمارے ملک میں اس بارے میں بہت سستی پائی جاتی ہے۔ وہ جو روزوں میں سارا مہینہ روزے رکھ لیتے ہیں۔ ان کے بھی اگر کچھ رہ جائیں تو دوسرے ایام میں سستی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی خدا تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔ کہ من کان مریضاً (۔)۔ (البقرہ 186) مگر 70-80 فیصدی لوگ ایسے ہوں گے۔ جو رمضان میں جس قدر روزے رکھ سکیں گے رکھیں گے۔ اور جو باقی رہ جائیں گے وہ رکھنے کی کوشش نہ کریں گے۔ وہ لوگ جو سالہا سال بیمار رہتے ہوں۔ ان کو چھوڑ کر دوسروں کو کوشش کرنی چاہئے کہ جو روزے رہ جائیں وہ دوسرے ایام میں رکھ لیں۔

پھر روزوں میں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ یہ بات قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتی ہے اور حدیثوں سے بھی۔ کیونکہ رمضان کا ذکر کرتا ہوا خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مجھ سے مانگو تو میں تمہیں دوں۔ کیا عجیب بات ہے لوگ ان سے مانگتے ہیں جو مانگنے پر بھی کچھ نہیں دیتے لیکن خدا تعالیٰ جو کہتا ہے۔ میں دینے کے لئے تیار ہوں مجھ سے مانگو۔ اس سے نہیں مانگتے۔ رمضان کے دنوں میں چونکہ خصوصیت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس لئے اپنے لئے اور (احمدیت) کی ترقی کے لئے کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ خدا تعالیٰ ہم کو اپنے فضل سے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج روزوں سے عطا کرے۔ اور ایسا نہ ہو کہ ہم نفس کی تکلیف بھی اٹھائیں۔ اور کچھ حاصل بھی نہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ ہماری اس حقیر اور ناچیز قربانی کو جسے ہم قربانی بھی نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ خدمت کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ صرف ارادہ اور نیت ہی ہے اور اس بات کا اظہار ہے کہ خدا کے لئے قربانی کے لئے تیار ہیں۔ خدا اسے قبول فرمائے۔ اور دنیا میں بھی اس کے نیک نتائج پیدا کرے۔ اور ہمارا قدم اس راستہ پر ہو جو وصال الٰہی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اس راستہ کی طرف نہ ہو جو ضلالت اور گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔

(الفضل 16 اپریل 1926ء)

کروڑہا سعید روحوں کا شایان شان استقبال

گزشتہ چند سالوں میں بفضل خدا ممالک بیرون میں کروڑہا سعید روحیں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی ہیں۔

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تربیت کی ذمہ داری کی طرف ہمیں متوجہ فرمایا ہے۔

ان کے تربیتی ذرائع یہ ہیں:۔ مربیان کرام‘ تراجم قرآن مجید‘ وکتب حضرت مسیح موعود‘ بیوت الذکر‘ مراکز دعوت الی اللہ‘ تعلیمی ادارے‘ شفاخانے وغیرہ۔

ظاہر ہے کروڑہا نومبائعین کی تربیت کے لئے ہمیں جملہ تربیتی ذرائع کو ضرورت کے مطابق بڑھانا چاہئے جس کے لئے اربوں ارب روپے کی ضرورت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت اور اس کی اطاعت میں اتنی برکت رکھی ہے کہ اطاعت کے جذبہ سے بارگاہ خلافت میں جس قدر بھی قربانیاں ہم پیش کریں گے خدا تعالیٰ ان میں ہی غیر معمولی برکتیں رکھ دے گا اور خلافت کے زیر سایہ قادر مطلق خدا جماعت کو فتوحات پر فتوحات عطا فرماتا رہے گا۔ سو آج اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم وقت کے تقاضے کے مطابق اطاعت کے جذبہ کو مقدم رکھتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعود کے بیان فرمودہ معیار قربانی کو اختیار کر کے تربیت کی ذمہ داریوں سے عہدہ براء ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

1953ء میں تحریک جدید کے مستقل ہونے پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

”اگر کوئی شخص ایک ماہ کی آمد کا نصف دے دیتا ہے مثلاً اس کی ایک سو روپیہ آمد ہے تو وہ پچاس روپیہ لکھوا دے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے اور اگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو لکھوا دے تو ہم سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اٹھا کر قربانی کی ہے۔“

(خطبہ جمعہ 4 دسمبر 1953ء)

اگر ساری جماعت ایسی قربانی کا نمونہ دکھائے تو بفضل خدا منزل مقصود قریب سے قریب تر آ سکتی ہے۔

اے مخلصین جماعت:۔ آئیے ہم کروڑہا سعید روحوں کے استقبال کا شایان شان طریقہ سے استقبال کریں اور صدیقی نوعیت کی قربانی پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے محبوب امام کی دعا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

عاصمہ جہانگیر...... بالکل! ہوا یہ ہے کہ جاگیرداروں نے مسلم لیگ پر قبضہ کر لیا اس وقت مولوی حضرات جاگیرداروں کے ساتھ اتحادی ہوتے تھے اب فیوڈلز غیر ضروری ہو گئے ہیں اور مولوی خود جاگیردار بن گئے ہیں۔

(جنگ لاہور۔ سنڈے میگزین 3 ستمبر 2000ء)

حضور ایدہ اللہ کو باقاعدگی کے ساتھ دعا کا خط لکھئے

ایم ٹی اے کے پروگرامز سے بھرپور فائدہ اٹھایئے

ابن رشید

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

عاصمہ جہانگیر کا انٹرویو

چند اقتباسات

جنگ: پاکستان کے اسلام پسند حلقے آپ کی تحریک کو خلاف اسلام قرار دیتے ہیں؟

عاصمہ جہانگیر: (غصے سے) کونسے اسلام پسند حلقے؟ کیا ان کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو مذہبی جماعتوں میں نہیں ہیں وہ اسلام پسند نہیں ہیں۔

جنگ: تو کیا آپ اسلامی احکام پر عمل کرتی ہیں؟

عاصمہ جہانگیر: میں ایک مسلمان پیدا ہوئی ہوں میں مسلمان ہوں یہ ضروری نہیں کہ ہر مسلمان مذہبی جماعتوں میں شامل ہو تا کہ اس پر مسلمان ہونے کا "ٹھپا" لگ جائے بلکہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ یہ مذہب کے نام پر سیاست کرتے ہیں یا مذہب کے نام پر کاروبار کرتے ہیں میں تو اس چیز کے خلاف ہوں۔

جنگ: عاصمہ! آپ کی تنظیم کو مغربی ممالک امداد دیتے ہیں اس حوالے سے علماء حضرات کا یہ اعتراض ہے کہ جو فنڈز دیتے ہیں ان کا کچھ نہ کچھ ایجنڈا بھی ہوتا ہے۔

عاصمہ جہانگیر: آپ یہ بتائیں کہ علماء حضرات کے پاس فنڈز کہاں سے آتے ہیں کیا ان کو لاہور کے مال روڈ سے سارے فنڈز ملتے ہیں کبھی علماء اور مولویوں نے یہ دکھایا ہے کہ انہیں کہاں سے فنڈز آتے ہیں کیا کبھی انہوں نے اپنا آڈٹ کروایا ہے این جی اوز تو ہر سال اپنا آڈٹ کرواتی ہیں اور ان کے حسابات کھلے ہوتے ہیں۔

جنگ: فنڈنگ کے حوالے سے بات ہو رہی تھی کیا آپ کی تنظیم مغربی دنیا سے فنڈ لیتی ہے؟

عاصمہ جہانگیر: فنڈنگ ہمیشہ سے ہوتی ہے کیا حکومت پاکستان مغربی دنیا سے پیسے نہیں لیتی۔ جہاد افغانستان کے لئے رقم کیا چھچو کی ملیاں سے آتی تھی بلکہ اس جہاد کے لئے تو ایجنڈا بھی ان کا تھا لیکن انسانی حقوق کمیشن نے آج تک امریکا سے ایک روپیہ بھی نہیں لیا۔

جنگ: بھارت اور پاکستان میں زیادہ قصوروار کون ہے؟ کون امن قائم نہیں ہونے دیتا؟

عاصمہ جہانگیر: دونوں ہی ہیں۔

جنگ: کیا بھارت کشمیر میں ظلم نہیں کر رہا؟

عاصمہ جہانگیر: آپ بھی تو اپنے کشمیریوں کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں۔

جنگ: پاکستان نے ان کے ساتھ کیا ظلم کیا ہے؟

عاصمہ جہانگیر: ہم نے آج تک یہ نہیں بتایا کہ کشمیر کے بارے میں ہماری پالیسی کیا ہے ہم نے آج تک انہیں یہ نہیں بتایا کہ کیا ہم ان کو استصواب کا حق دینا چاہتے ہیں یا حق خودارادیت دینا چاہتے ہیں۔ میں کشمیری لیڈروں سے خود ملی ہوں وہ کہتے ہیں کہ ہم خود مختار اور آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ ان میں سے کئی یہ کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے ہم آزاد رہنا چاہتے ہیں لیکن ہم نے یہ تسلیم کیا ہوا ہے کہ وہ آزاد ہوں گے اور ہمارے ساتھ رہیں گے۔ حکومت پاکستان کو کھل کر یہ اعلان کر دینا چاہئے کہ وہ کشمیر کی خودمختاری کے حامی ہیں۔

جنگ: کیا آپ کشمیریوں کی خودمختاری کی حمایتی ہیں؟

عاصمہ جہانگیر: جی بالکل میں کشمیر کی آزادی کی حامی ہوں۔

جنگ: کیا آپ کشمیر کو پاکستان کا حصہ بنانے کے خلاف ہیں؟

عاصمہ جہانگیر: میں یہ چاہتی ہوں کہ کشمیری جو چاہتے ہیں وہ ہونا چاہئے نہ کہ وہ ہو جو انڈیا اور پاکستان کی حکومتیں چاہتی ہیں۔

جنگ: پاکستان اور کشمیر میں بالخصوص اور دنیا بھر میں بالعموم یہ سمجھا جاتا ہے کہ کشمیر کی جدوجہد کو عالمی انسانی حقوق کی تنظیمیں اس قدر توجہ نہیں دیتیں جس قدر رباتی ایشوز پر دی جاتی ہے؟

عاصمہ جہانگیر: کشمیریوں کے انتہاپسند ساتھی خود بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ کشمیریوں کا کسی اور انسانی حقوق سے تعلق نہیں۔

جنگ: پیغمبروں کو (نعوذ باللہ) برا بھلا کہنا تو مذہبی اور اخلاقی لحاظ سے بری بات ہے' مگر آپ تو توہین رسالتؐ کے قانون کے بھی خلاف ہیں؟ دنیا کا کوئی بھی معاشرہ پیغمبروں کی توہین کی اجازت نہیں دیتا؟

عاصمہ جہانگیر: یہ دیکھیں کہ توہین رسالتؐ کیس میں جو لوگ جیل گئے ہیں' کیا ان کے ساتھ انصاف ہوا ہے؟ ظاہر ہے کہ نہیں ہوا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسا قانون جب آپ بناتے ہیں تو جب کسی پر الزام لگتا ہے تو اسی وقت اس کی مذمت ہو جاتی ہے۔ بہت سے لوگ جو ابھی ٹرائل پر بھی نہیں گئے' مار دیئے گئے۔ گوجرانوالہ کیس آپ کے سامنے ہے۔ لوگوں نے اس آدمی کو مار دیا اور بعد میں کہا کہ یہ تو غلط فہمی تھی۔ کیا ان میں سے کسی کو سزا ہوئی۔ اسی طرح ایک اور کیس تھا' معذور آدمی تھا' اس کو جیل میں مار دیا گیا' کوئی تحقیق نہیں ہوئی۔ میں نے خود کیس دیکھے' وہ لوگ بے گناہ تھے مگر ان کے خلاف طوفان برپا کیا ہوا تھا۔ یہ مجھے بتائیں یہ کہاں کی دلیل ہے کہ کوئی کہے کہ یہ قانون بھی ہو اور کوئی غلط الزام لگائے تو اسے سزا بھی نہیں دینی چاہئے' اس سے آپ کیا تاثر لیتے ہیں۔ ہم غلط الزام لگاتے جائیں گے' ہم اودھم مچاتے جائیں گے اور ہمیں کوئی پوچھنے والا نہ رہے۔ اگر مقصد یہ ہے کہ کوئی توہین نہ کرے تو پھر جو غلط الزام لگائے' وہ بھی تو توہین ہوئی' اس کو بھی سزا ملنی چاہئے۔ اصل توہین رسالتؐ وہ کرتے ہیں جو غلط الزام لگاتے ہیں۔

جنگ: علماء حضرات الزام لگاتے ہیں کہ آپ قادیانی ہیں؟

عاصمہ جہانگیر: مولوی کے حساب سے تو جو ان کی جماعت میں شامل نہیں' وہ سب قادیانی ہیں۔ قادیانیوں کا اپنا مذہب ہے۔ وہ غلط ہو یا صحیح' علیحدہ بات ہے۔ ہم ان کے مذہب کو نہیں مانتے لیکن انہیں تو حق ہے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق چلیں' اسے گالی بنانے کا تو ہمیں کوئی حق نہیں ہے۔

جنگ: قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بارے میں آپ کی رائے؟

عاصمہ جہانگیر: جب آپ مذہب کو سیاست میں لائیں گے تو وہی ہو گا جو ہو رہا ہے' یعنی فرقہ واریت پھیلے گی۔

جنگ: تو کیا سیکولر معاشرہ قائم ہونا چاہئے؟

عاصمہ جہانگیر: ہاں' سیکولر معاشرہ ہونا چاہئے سیکولر معاشرے کا مقصد ہے کہ اپنے مذہب کی آزادی ہونی چاہئے' اس میں ریاست کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔

جنگ: سیکولر کا مطلب تو لامذہبی ہوتا ہے؟

عاصمہ جہانگیر: آپ سے کس نے کہا کہ سیکولر کا مطلب لامذہبی ہے۔ یہ بالکل غلط تاثر ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ جان بوجھ کر غلط تاثر بنایا گیا ہے۔ سیکولرازم میں ہر مذہب کو مکمل آزادی ہوتی ہے

جنگ...... کیا باقی معاشروں میں یہ تضاد نہیں ہے ہم کچھ ایشوز پر اتنے سخت ہیں اور کچھ ایشوز پر نرم رویہ کیوں رکھتے ہیں؟

عاصمہ جہانگیر...... یہ سب اس لئے ہے کہ ہمارے سیاسی نظام میں تضاد ہے ہر چیز جو سوسائٹی میں ہوتی ہے اس کا تعلق سیاست سے ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں آپ ساری عمر سیاسی جماعتوں کو چلنے نہ دیں سیاسی جماعتوں کو مار دیں ان پر پابندیاں لگا دیں تو پھر ظاہر ہے کہ مولویوں کے لئے ہی کھلا میدان ہو گا وہی طاقتور ہوں گے۔ میں نے دیکھا ہے جس معاشرے میں مافیا گروپ کام کرتے ہیں وہاں بھی کہا جاتا ہے کہ ہمارا پریس آزاد ہے مگر پریس کی مجال نہیں کہ وہ ان کے خلاف لکھ جائے۔ آپ کولمبیا کی مثال لے لیں مجال نہیں کہ وہ مافیا کے خلاف لکھ جائیں جب مافیا کے خلاف لکھیں گے تو اگلے دن مار دیئے جائیں گے۔

جنگ...... کیا آپ پاکستان میں کسی بات پر اطمینان بھی محسوس کرتی ہیں؟

عاصمہ جہانگیر...... اطمینان اس بات کا ہے کہ جب لوگوں کی روایتی عقل اور اجتماعی دانش کا استعمال ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ صحیح ہوتی ہے اس میں ہمیشہ حکمت ہوتی ہے پاکستان کو اشرافیہ (ایلیٹ) نے ناکام بنایا ہے پاکستان کو جہالت نے ناکام نہیں کیا بلکہ پڑھے لکھے جاہلوں نے اصولوں پر سمجھوتا کیا ہے عام آدمی نے ملک سے کچھ نہیں مانگا بلکہ ملک کو کچھ دیا ہے۔

جنگ...... کیا یہاں پر شریعت نافذ ہونی چاہئے؟

عاصمہ جہانگیر...... بالکل نہیں کیونکہ شریعت کا مطلب ہے۔ مولوی صاحبان اور مولوی صاحبان کا مطلب ہے کہ عورتوں کے حقوق ضبط اور ختم۔

جنگ...... کیا مولوی صاحبان کے گھر میں عورتوں کے حقوق نہیں ہوتے؟

عاصمہ جہانگیر...... میں نے کسی کے گھر جا کر تو گھریلو حالات نہیں دیکھے لیکن تاثر ایسا ہے کہ ہم جو تھوڑے سے حقوق مانگتے ہیں وہ اس کے خلاف بیان دیتے ہیں جب آپ مذہب کو اس طرح سے سیاست میں لائیں گے تو اس مذہب کا غلط استعمال ہو گا۔

جنگ...... پاکستان کی سیاسی تاریخ کے حوالے سے جنرل ضیاء الحق کے دور پر آپ کا تبصرہ؟

عاصمہ جہانگیر...... یہ ملک کی تاریخ کا سیاہ ترین دور تھا ان کا کہنا تھا کہ ہم نے روس کو ختم کیا تو انہوں نے روس کو ختم کر کے کیا تیر مار لیا افغانستان کے اندر اپنی مرضی کی حکومت بنانے کا کیا نتیجہ نکلا آج تک افغانستان کے لوگ اپنے پیروں پر کھڑے نہ ہو سکے یہاں پر لوگوں پر ظلم و ستم کئے گئے لوگوں کو کوڑے مارے گئے پھانسیاں دی گئیں کرپشن کا آغاز اسی دور سے ہوا اور ہم ابھی تک اس کرپشن سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکے ہمارا معاشرہ یہ ہے کہ جتنی آپ سیدھی بات کریں گے اتنی آپ پر تشدد ہو گا۔

جنگ...... تو کیا قائداعظم سیکولر تھے؟

عاصمہ جہانگیر...... آپ تاریخ کو کیوں مسخ کرنا چاہتے ہیں قائداعظم نے تو اپنی سیاست کا آغاز ہی ہندو مسلم دوستی کے نام پر کیا تھا کیا وہ اپنے ذاتی حوالے سے سیکولر نہیں تھے کیا انہوں نے کبھی یہ کہا کہ سب اقلیتیں پاکستان سے نکل جائیں آپ ان کی قانون ساز اسمبلی میں تقریر کا حوالہ کیوں نہیں دیتے جس میں انہوں نے واضح طور پر کہا تھا کہ آج کے بعد ہندو اور مسلم پاکستان کے برابر کے شہری ہیں۔

جنگ...... قرارداد مقاصد کے بعد تو سیکولرازم کا معاملہ ختم ہو گیا۔

باقی صفحہ 4 پر

الفضل میگزین

نمبر 34

ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

خدا سے ڈرو

حضور ﷺ ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ حضور ؐ کو دیکھ کر بلبلایا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ آپؐ نے شفقت سے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ پر سکون ہو گیا۔

پھر آپؐ نے پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے۔ ایک انصاری نے بتایا کہ یہ میرا اونٹ ہے۔ فرمایا اس اونٹ نے میرے پاس شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور طاقت سے بڑھ کر کام لیتے ہو۔

خدا نے تمہیں اس کا مالک بنایا ہے۔ اس کے بارہ میں خدا سے ڈرو۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب مایومر بہ من القیام علی الدواب والبہائم)

یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے

6ھ میں جب حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں اور کافروں کے مابین بات چیت ہو رہی تھی تو حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو نمائندہ بنا کر اہل مکہ سے گفتگو کے لئے بھجوایا۔ اس دوران یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ کو مکہ میں شہید کر دیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اگر اہل مکہ نے قاصد کو قتل کر دیا ہے تو اس قتل کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ اور آپؐ نے اس موقعہ پر صحابہؓ سے جان کی قربانی کا وعدہ لیا۔ جو بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے۔ جب یہ بیعت ہو رہی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال سے کہ شاید افواہ غلط ہو خود حضرت عثمان کی طرف سے بیعت کی۔ یعنی اگر حضرت عثمان یہاں موجود ہوتے تو ضرور اس بیعت میں حصہ لیتے آپؐ نے اپنے ایک ہاتھ کے متعلق فرمایا۔ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اور دوسرا ہاتھ اس کے اوپر رکھ کر بیعت لی۔ بعد میں یہ افواہ غلط ثابت ہوئی اور حضرت عثمانؓ بخیریت واپس آگئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیعت کے ثواب اور اعزاز سے محروم نہیں رکھا۔

(بخاری کتاب المغازی۔ غزوۂ احد)

دنیا کی تہذیب کو بدلنے والی عمارت

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

در حقیقت تاج محل بنانے میں بادشاہ کو جتنی قربانی کرنی پڑی تھی، وہ ہماری قربانی کا کروڑواں حصہ بھی نہیں۔ کجا ایک طرف تاج محل کا بنانا اور کجا روحانی لحاظ سے ایک نئی دنیا اور نیا آسمان بنانا۔ نئی دنیا اور نئے آسمان کے بنانے کے لئے تو ہمیں کروڑوں گنے زیادہ قربانی کی ضرورت ہے۔ ہم نے ایسی عمارت بنانی ہے جو دنیا کے ذہنوں اور دنیا کے خیالات کو بدل ڈالے۔ ہم نے ایسی عمارت تیار کرنی ہے جو دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کو بدل ڈالے۔ ہم نے ایسی عمارت بنانی ہے جو دنیا کے خیالات اور جذبات کو بدل ڈالے۔ کیا ایسی عمارت بغیر عظیم الشان قربانیوں کے تیار ہو سکتی ہے۔ ابتداء میں ایک لمبے عرصہ تک قربانیوں کا بظاہر کوئی نتیجہ نظر نہیں آتا اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ میری قربانیاں رائیگاں گئیں۔ لیکن در حقیقت وہ بے کار نہیں ہوتیں بلکہ باکار ہوتی ہیں اور کچھ عرصے کے بعد وہی قربانیاں بار آور ہو جاتی ہیں۔

(مشعل راہ۔ طبع جدید ص 508)

وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے
وہ ایک شخص دعا ہی دعا ہمارے لئے
وہ نور نور دمکتا ہوا سا اک چہرہ
وہ آئینوں میں حیا ہی حیا ہمارے لئے
درود پڑھتے ہوئے اس کی دید کو نکلیں
تو صبح پھول بچھائے صبا ہمارے لئے
عجیب کیفیت جذب و حال رکھتی ہے
تمہارے شہر کی آب و ہوا ہمارے لئے
دیئے جلائے ہوئے ساتھ ساتھ رہتی ہے
تمہاری یاد تمہاری دعا ہمارے لئے
زمین ہے نہ زماں نیند ہے نہ بیداری
وہ چھاؤں چھاؤں سا اک سلسلہ ہمارے لئے
سخن وروں میں کہیں ایک ہم بھی تھے لیکن
سخن کا اور ہی تھا ذائقہ ہمارے لئے

(عبید اللہ علیم)

”دیباچہ“ کے معنی

”دیباچہ“ ہر کتاب کا حرف آغاز ہے، یعنی وہ پہلا مضمون جس میں مصنف کتاب لکھنے کی وجہ یا کتاب کی خصوصیات بتاتا ہے، لیکن بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ یہ ایک تاریخی لفظ ہے۔ عبدالرحمٰن دوم کو حصول علم اور مطالعے کا انتہائی شوق تھا۔ ان کے کتب خانے میں لاکھوں کتابیں موجود تھیں۔ انہوں نے عام اجازت دے رکھی تھی کہ ہر خاص و عام جو مجھے کسی نادر یا عمدہ کتاب کا تحفہ پیش کرنا چاہے، مجھ سے آکر مل سکتا ہے۔

لوگ کتابوں کی جلد یا سرورق پر ”دیبا“ کا کپڑا چڑھا کر بادشاہ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ دیبا اس زمانے کا ایک باریک اور نقشین ریشمی کپڑا ہوتا تھا۔ چونکہ کتاب کو دیکھتے ہی پہلی نظر دیبا پر پڑتی تھی، جس طرح کتاب کھولنے کے بعد سب سے پہلے نظر ”دیباچہ“ پر پڑتی ہے، بس اس کے بعد سے کتاب کا پہلا مضمون ”دیباچہ“ کہلانے لگا۔

”چہ“ کی علامت تصغیر ہے۔ جس لفظ کے آخر میں چہ آئے تو اس کے معنی چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ جیسے کتابچہ (چھوٹی کتاب) باغیچہ (چھوٹا سا باغ) وغیرہ۔ دیباچہ کے لفظی معنی ”دیبا کے ٹکڑے“ ہوئے۔

(ہمدرد نونہال اکتوبر 2000ء ص 150)

تمہارے حسن سے رہتی ہے ہمکنار نظر
تمہاری یاد سے دل ہمکلام رہتا ہے
رہی فراغت ہجراں تو ہو رہے گا طے
تمہاری چاہ کا جو جو مقام رہتا ہے

(نسخہ ہائے وفا)

ڈاکٹروں کو خوشخط لکھنے کی وارننگ

برازیل میں ڈاکٹروں کو لکھائی بہتر بنانے کی آخری وارننگ دے دی گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق برازیل کے صوبے ساؤپولو میں ایک آرڈیننس کے تحت ڈاکٹروں کو حتمی وارننگ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یا تو وہ اپنی تحریر سدھاریں یا پھر معطلی کے لئے تیار ہو جائیں اور اس آرڈیننس پر عمل نہ کرنے والے ڈاکٹر صاحبان کو عارضی یا مستقل طور پر معطل کر دیا جائے۔

(روزنامہ اوصاف 10 نومبر 2000ء)

بارش کا انتظار

وہ بات جو ایک دلندیزی کہانی سے شروع ہوئی تھی۔ ایک دلندیزی کہاوت پر جاکر ٹھہر گئی۔ دل البتہ کہیں ٹھہرتا ہی نہیں۔ اس کا سفر جاری ہے۔ اس کی جستجو میں کمی نہیں آئی۔ اس کی آرزو کچھ اور بڑھ گئی ہے۔ میں جتنی دیر آٹوگراف البم کی ورق گردانی کرتا رہا وہ بیتاب رہا۔ میں نے محسوسات کی داستان سنائی اور وہ شوق سے سنتا رہا۔ میں نے آٹوگراف البم بند کی تو دل نے کہا، تم کو اتنے سارے لوگ یاد آئے اور مجھے صرف ایک بادشاہ یاد آرہا ہے۔

بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں۔ جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات خوشے سبز ہیں اور سات خشک۔ تعبیر بتاؤ۔ سب اس خواب پریشان کی تعبیر بتانے سے عاجز رہے۔ تو ایک زندانی سے پوچھا جو خدا کا بھیجا ہوا نبی بھی تھا اس نے کہا کہ سات سال خوشحالی کے بعد خشک سالی کے سات برس آئیں گے۔ اور جو غلہ تم نے جمع کر رکھا ہو گا۔ وہ اس سب کو کھا جائیں گے۔ صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا۔ جو تم احتیاط سے رکھ چھوڑو گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا۔ کہ خوب مینہ برسے گا۔ اور لوگ اس میں رس نچوڑیں گے۔

میں اس اشارے کو سمجھ گیا۔ میری آٹوگراف البم کے دو حصے ہیں۔ یہ نصف بھر چکی ہے۔ اور نصف خالی ہے۔ پہلا حصہ خوشحالی کے سات گزرے ہوئے سالوں کی یادگار ہے۔ اور دوسرا اس خشک سالی کی نشانی۔ قحط الرجال کے یہ سات سال اتنے طویل ہو گئے ہیں۔ کہ ختم ہونے ہی میں نہیں آتے۔ خواب کی تعبیر کے مطابق ایک دن تو اس قحط کا زور ٹوٹے گا۔ اور پھر وہ سال چڑھے گا۔ جس سال مینہ خوب دل کھول کر برسے گا۔ میں اک دشت بے آب میں اس بارش کا انتظار کر رہا ہوں۔ اور اک ہجوم میں انسان کی تلاش کر رہا ہوں میرے ایک ہاتھ پہ چراغ رکھا ہوا ہے۔ اور دوسرے پر میری آٹوگراف البم۔

(مختار مسعود کی کتاب آوازِ دوست سے نمودِ سحر کا انتخاب)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم محمد انور صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال کے بہنوئی مکرم محمد بوٹا صاحب ابن مکرم رشید احمد بدیشہ صاحب باندھی ضلع نواب شاہ سندھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 25۔ستمبر 2000ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "عدنان احمد" عطا فرمایا ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

نکاح

مکرم چوہدری محمد اسلم شاد صاحب زعیم انصاراللہ ایڈمنٹن کینیڈا حال گارڈن ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔ میری بھتیجی عزیزہ دجلہ خالد بنت مکرم چوہدری خالد ممتاز صاحب زعیم انصاراللہ حلقہ رحمان پورہ لاہور کا نکاح ہمراہ شیخ طارق مسعود صاحب ابن شیخ خالد مسعود صاحب مرحوم آف کینیڈا بعوض مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر مورخہ 2000-11-3 بمقام بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

عزیزہ دجلہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب گجراتی مرحوم کی پوتی اور مولانا محمد اشرف صاحب ناصر مرحوم مربی سلسلہ کی بھتیجی ہے۔ دولہا اور دولہن کے پڑنانا حضرت قاری غلام یاسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر محمد سمیع طاہر صاحب سیکرٹری مال حلقہ شالی چھاؤنی لاہور لکھتے ہیں۔

خاکسار کے سسر اور بریگیڈئر (ر) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے چچازاد بھائی کپتان چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف دھوریہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات حال مقیم لاہور چھاؤنی مورخہ 9۔نومبر 2000ء بعد دوپہر تین بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔

آپ نے چوبیس سال کی عمر میں 1936ء میں وصیت کی توفیق پائی۔ آپ کا وصیت نمبر 4403 ہے۔

آپ کی نماز جنازہ 10۔نومبر کو بعد نماز فجر بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔

مکرم کپتان عبدالرحمٰن صاحب نے پسماندگان میں چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

1۔ پنجاب یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف ایوائرمینٹل سائنسز قائد اعظم کیمپس نے بی ایس سی (آنرز) ایوائرمینٹل سائنسز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ فارم 9۔دسمبر تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

2۔ ڈیپارٹمنٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن یونیورسٹی آف پنجاب نے سیلف سپورٹنگ بنیاد پر MPA میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 9۔دسمبر تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

3۔ IBA یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے MBA میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ فارم 22۔دسمبر تک وصول کئے جائیں گے۔

4۔ Institute of Cost and Management Accountants of Pakistan نے ICMAP میں داخلہ کے لئے اینٹری ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے فارم 15۔دسمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ ٹیسٹ 17۔دسمبر کو ہوگا۔

5۔ یونیورسٹی آف کراچی ڈیپارٹمنٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن نے MAS میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم 17۔دسمبر تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

کامیابی اور درخواست دعا

عزیزہ بشریٰ ہادی صاحبہ بنت مکرم محمد ہادی صاحب ربوہ نے ٹوفل (Toefl) کا امتحان 657/660 نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈگری میں پاس کیا ہے۔ یہ رزلٹ چوٹی کے ایک فیصد کامیاب طلباء میں شمار ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ یہ کامیابی جماعت اور عزیزہ کے لئے بابرکت فرمائے۔

عزیزم عرفان احمد واقف نو شیخوپورہ کو شہر نے امسال ضلع شیخوپورہ کے ہائی سکولوں کے درمیان ہونے والے قومی نغموں کے مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی اس کے لئے مبارک کرے۔

(وکالت وقف نو)

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 6۔دسمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 9 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 سنٹی گریڈ
جمعرات 7۔دسمبر غروب آفتاب 5-06
جمعہ 8۔دسمبر طلوع فجر 5-27
جمعہ 8۔دسمبر طلوع آفتاب 6-53

مشتعل قیدیوں نے جیل جلا دی

سنٹرل جیل ڈیرہ اسماعیل خان میں ہزاروں قیدیوں نے جیل انتظامیہ کے ظالمانہ سلوک سے تنگ آکر جیل فیکٹری' گوداموں' لنگر خانہ اور پھانسی گھاٹ سمیت متعدد عمارات کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔ جیل میں پولیس اور قیدیوں کے درمیان رات گئے تک تصادم جاری رہا۔ متعدد پولیس اہلکاروں سمیت بیسیوں قیدی بھی بلوہ کے دوران زخمی ہو گئے۔ قیدیوں نے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ ماہ پشاور جیل میں قیدیوں کی ہونے والی بغاوت کے بعد چھ سو کے لگ بھگ قیدیوں کو پشاور سے ڈیرہ جیل منتقل کیا گیا۔ یہ قیدی گزشتہ کئی روز سے لنگر خانہ انتظامیہ کی تبدیلی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ مگر جیل انتظامیہ نے اس مطالبے کو کوئی اہمیت نہیں دی۔

مستقل جنگ بندی کا انحصار مذاکرات پر ہے

پاکستان نے امید ظاہر کی ہے کہ لائن آف کنٹرول پر بھارت سے جنگ بندی مستقل ہوگی لیکن اس کا انحصار مستقبل قریب میں شروع ہونے والے کامیاب مذاکرات پر ہے۔ وزیر خارجہ عبدالستار نے رائٹر ٹیلی ویژن سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی طرف سے لائن آف کنٹرول پر جنگ بندی کے استحکام کے لئے زیادہ سے زیادہ صبر و تحمل کے مظاہرے کی پیشکش معینہ مدت کے لئے نہیں ہے بلکہ ہم جنگ بندی کے استحکام کو یقینی بنانے کے لئے مستقل تعاون کرنا چاہیں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ مقبوضہ کشمیر پر تشدد کے خاتمے اور مسئلہ کشمیر کے کشمیری عوام کی خواہشوں کے مطابق حل کی کوششیں کامیاب ہونی چاہئیں۔

قرضہ سی ٹی بی ٹی سے مشروط

امریکہ' برطانیہ' فرانس' جاپان اور روس سمیت سات صنعتی ممالک کی تنظیم "جی سیون" نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ سے پاکستان کو قرضہ کی مزید قسطوں کا اجرا سی ٹی بی ٹی پر دستخط سے مشروط کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ایٹمی تجربات پر پابندی کے اس جامع سمجھوتے پر دستخط میں مزید تاخیر ہرگز نہ کی جائے۔ اس پر دستخط سے ہی مزید اقتصادی امداد دی جاسکتی ہے۔

فرقہ وارانہ دہشت گردوں کو کچلنا حکومت کی اولین ترجیح ہے

وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ وطن دشمنوں کا آلہ کار بن کر فرقہ وارانہ تخریب کاری کرنے والے دہشت گرد عناصر کو کچلنا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ حکومت کسی کو بھی قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دے گی۔ یہ بات انہوں نے یو ایس کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی کے 2 رکنی وفد سے ملاقات کے دوران کہی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ پاکستان میں تمام مسالک کے ماننے والوں کے درمیان مثالی اور بہترین تعلقات ہیں۔ لیکن ہمارے دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیلنے والے چند شرپسند عناصر امن و رواداری کی اس فضا کو سبوتاژ کرنے کے لئے سرگرم ہیں جن کے گرد قانون کا گھیرا جلد ہی تنگ کر دیا جائے گا۔

بے زمین کاشتکاروں کے لئے اراضی کے ساتھ فنڈز بھی

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے چاروں صوبوں اور فیڈرل لینڈ کمیشن کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوری طور پر نہ صرف زمین بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کریں بلکہ جنہیں یہ زمین فراہم کر دی گئی ہے انہیں آباد کاری کے لئے تمام امداد اور فنڈز بھی فراہم کئے جائیں۔ اور اس حوالے سے ایک منظم نظام بنایا جائے۔

روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں کمی کا اعلان

سستے بازار' اتوار بازار اور جمعہ بازاروں میں مختلف تنظیموں نے مشترکہ طور پر بعض روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں کمی کا اعلان کیا ہے۔ ان مقامات پر فروخت کی جانے والی اشیاء میں آٹا' چینی' گھی' مرغی کا گوشت' میدہ' بیسن اور چار اقسام کی دالیں شامل ہیں۔ یہ اعلان خصوصی رمضان پیکیج میں ڈی جی پی آر کی مشترکہ پریس کانفرنس میں کیا گیا۔

ڈیموں میں پانی کی سطح پانچ فٹ مزید کم

واپڈا نے وفاقی حکومت اور ارسا پر واضح کر دیا ہے کہ اس سال پانی کی فراہمی کے لئے ڈیموں کو خطرے میں نہیں ڈالا جاسکتا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال واپڈا نے پانی کی قلت دور کرنے کے لئے ڈیموں سے نچلی سطح تک پانی فراہم کر کے ڈیموں کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔ واپڈا کے ذمہ دار ذرائع کے مطابق ملک بھر میں ڈیموں کی سطح مزید پانچ فٹ گر گئی ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کا بحران شدید ہو گیا ہے اس سلسلہ میں واپڈا' ارسا اور زرعی شعبہ کے تمام اقدامات ناکام ہو گئے ہیں۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت کا سہ فریقی مذاکرات سے انکار

بھارت نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے پاکستان کی سہ فریقی مذاکرات کی دعوت پھر مسترد کر دی ہے۔ بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے صحافیوں کو بتایا کہ مذاکرات اس وقت ہو سکتے ہیں جب سرحد پار سے دہشت گردی بند کی جائے۔

بھارتی پارلیمنٹ میں پھر ہنگامہ

بھارتی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اپوزیشن کے ارکان نے دوسرے روز بھی ہنگامہ آرائی کر کے اجلاس ملتوی کر دیئے۔ اپوزیشن کا مطالبہ ہے کہ بابری مسجد کی شہادت میں ملوث وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی' انسانی وسائل کی ترقی کے وزیر اور وزیر کھیل استعفیٰ دیں۔ کیونکہ ان پر فرد جرم عائد ہو گئی ہے۔

اسرائیلی ہیلی کاپٹروں کے حملے

مقبوضہ بیت المقدس کے مضافات میں اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے مابین فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ کے پی آئی کے مطابق غزہ اور مغربی کنارے کے علاقے میں اسرائیل کے جنگی ہیلی کاپٹروں نے فلسطینیوں کے خلاف حملے تیز کر دیئے ہیں۔

امریکہ کا دہشت گرد بنانے میں کردار

یمن نے کہا ہے کہ امریکی جنگی جہاز یو ایس ایس کول کی تباہی کا جزوی طور پر ذمہ دار امریکہ خود ہے کیونکہ اس نے ان لوگوں کو مبینہ دہشت گرد بنانے میں اہم کردار ادا کیا جو آج امریکہ کو اپنا بد ترین دشمن سمجھتے ہیں۔

انتہا پسندوں نے 15۔افراد ہلاک کر دیئے

الجزائر میں اسلام پسند انتہا پسندوں نے 15۔افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ فوجی وردیوں میں ملبوس باغیوں نے دارالحکومت الجزیرہ سے 400 کلو میٹر دور ایک قصبے میکانا کے قریب سڑک کے کنارے کھڑی ایک بس پر اچانک حملہ کر کے درجن سے زائد افراد کو اچانک قتل کر دیا۔

آئیوری کوسٹ میں کرفیو

آئیوری کوسٹ کے صدر لارینٹ گباگبو نے شدید فسادات کے بعد ملک میں ہنگامی حالت نافذ کر کے کرفیو لگا دیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔ پس اس مبارک مہینہ میں میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ معمولی تکلیف سے روزہ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے روزہ نہ رکھنے کا عذر بیماری رکھا ہے۔ 2۔ یا سفر اس کے بغیر روزہ نہ رکھنا خدا تعالیٰ کے حکم کو توڑنا ہے۔ تو بیمار یا بیماری کی حالت کو چھوڑ کر (بیماری کی حالت میں اس لئے کہتا ہوں کہ بیماری کی تعریف اتنی محدود ہے کہ بعض بیماریاں اس میں سے نکل جاتی ہیں۔ مثلاً بڑھاپا۔ بوڑھے آدمی کو بیمار نہیں سمجھا جاتا۔ ایسے آدمیوں کو چھوڑ کر) جو انسان بالغ ہو چکا ہو۔ اس کا فرض ہے کہ روزہ رکھے۔ ہاں بچوں پر جو بالغ نہ ہوئے ہوں یا عورتوں پر جنہیں ماہواری ایام آئے ہوں۔ روزہ فرض نہیں روزہ کا بچپن اور ہے اور نماز کے لئے اور۔ یہ بات میں نے گذشتہ سال بہت تفصیل سے بیان کی تھی۔ نماز کے لئے تو 10۔11 سال کی عمر تک بچپن ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن روزہ کے لئے بچپن اس وقت تک ہوتا ہے جب تک بچہ پوری طاقت حاصل نہیں کر لیتا۔ اس وجہ سے مختلف بچوں کا یہ بچپن مختلف ہوتا ہے۔ جو 15 سے 20 سال کا ہوتا ہے۔ ہاں اگر بچپن کی عمر میں بچے تھوڑے تھوڑے روزے ہر سال رکھیں۔ تو اچھا ہے۔ اس طرح انہیں عادت ہو جائے گی۔ مگر بہت چھوٹی عمر میں اس طرح بھی روزہ نہیں رکھوانا چاہئے۔ یہ شریعت پر عمل کرانا نہیں۔ بلکہ بچہ کو بیمار کر کے ہمیشہ کے لئے ناقابل بنانا ہے۔ یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے کہ بچہ کا روزہ ماں باپ کو مل جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے بچہ سے روزہ رکھوانا جو کمزور ہو اور اپنی جسمانی صحت کے لحاظ سے استوار نہ ہو چکا ہو۔ ثواب نہیں۔ بلکہ گناہ کا ارتکاب کرنا ہے۔ ہاں جب بچہ کی ضروری قوتیں نشوونما پا چکی ہوں تو ہر سال کچھ نہ کچھ روزے رکھوانے چاہئیں۔ تاکہ عادت ہو جائے مثلاً پہلے پہل ایک دن روزہ رکھوایا۔ پھر دو تین چھوڑ دیئے۔ پھر دوسری دفعہ رکھوایا ایک چھڑوا دیا۔ میرے نزدیک بعض بچے تو 15 سال کی عمر میں اس حد کو پہنچ جاتے ہیں کہ روزہ ان کے لئے فرض ہو جاتا ہے۔ بعض 16۔17۔18۔19 اور حد بیس سال تک اس حالت کو پہنچتے ہیں۔ اس وقت روزہ رکھنا ضروری ہے۔

پس یاد رکھو روزہ فرض ہونے کی حالت میں بلاوجہ روزہ نہ رکھنا اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے۔

(خطبات محمود جلد 10 ص 118)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمان

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

رمضان المبارک میں سٹور کے اوقات
صبح 8:00 تا عصر 4:00 بجے تک
روزہ رکھنے کی صورت میں دوائی سحری سے پہلے، افطاری کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے لی جاسکتی ہے اگر آپ ضرورت محسوس کریں
جسمانی، اعصابی، دل و دماغ کی کمزوری اور تھکاوٹ دور کرنے کیلئے
کا کیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)
گیس، بدہضمی، الٹی، تیزابیت جلن، درد، قبض یا اسہال کیلئے
ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
الگ الگ یا ملا کر روزانہ دو تین بار استعمال کریں اسکے علاوہ زود اثر ہومیو پیتھک پوٹینسی اور روزمرہ استعمال کے 117- ادویات کا خوبصورت بریف کیس اور سادہ بکس قطروں یا نہ ختم ہونے والی گولیوں میں سپیشل رعایتی قیمت پر خرید سکتے ہیں۔
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ فون 212399

آسامیاں خالی ہیں
خالد ناصر بینڈیجز پرائیویٹ لمیٹڈ کو مندرجہ ذیل آسامیاں پر کرنے کے لئے موزوں افراد کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق سے مورخہ 200-12-15 تک پہنچا دیں اور انٹرویو کے لئے فرم کے ہیڈ آفس میں مورخہ 2000-12-18 کو دفتری اوقات میں تشریف لائیں
(1) پروڈکشن انچارج (بی فارم) (2) کوالٹی کنٹرول انچارج (بی ایس سی کیمسٹری) (3) سیکیورٹی گارڈ
پروڈکشن انچارج اور کوالٹی کنٹرول انچارج کے لئے صرف وہی احباب درخواستیں دیں جنہوں نے اپنی تعلیم 1997ء سے قبل مکمل کر لی ہو۔ سیکیورٹی گارڈ کے لئے ملٹری سے ریٹائرڈ افراد کو ترجیح دی جائے گی۔
خالد ناصر بینڈیجز پرائیویٹ لمیٹڈ
16 میکلوڈ روڈ اسلم آرکیڈ III فلور لکشمی چوک لاہور فون 7325579

پرانی ضدی امراض کیلئے کیوریٹو ادویات
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل 39 سال سے جدید ہومیو پیتھک ادویات کے ذریعہ خدمت خلق کر رہی ہے۔ 39 سالہ ریسرچ کے نتیجہ میں 700 ہومیو پیتھک مرکب ادویات پیش کرنے میں یہ ادارہ دنیا بھر میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل میں چند کورسز درج ہیں۔

● چھوٹا قد کورس	150/-	● کثرت پیشاب کورس	70/-
● بے بی گروتھ کورس	50/-	● مٹی چھوڑ کورس	35/-
● گنٹھیا کورس	130/-	● درد دل (انجائنا) کورس	210/-
● کمزوری حافظہ کورس	70/-	● پتھری گردہ کورس	320/-
● پتھری پتہ کورس	300/-	● کمزوری نظر مطالعہ کورس	120/-
● شوگر کورس	185/-	● پھلبہری کورس	200/-
● موٹاپا کورس	140/-	● مقوی دل کورس	100/-
● کمزوری جسم کورس	190/-	● دھڑکن دل کورس	200/-
● ٹی بی کورس	100/-	● پولیو کورس	270/-
● قبض کورس	75/-	● ٹانسلز کورس	100/-
● دمہ کورس	100/-	● اٹھرا کورس	175/-
● بال جھڑ کورس	65/-	● درد گردہ کورس	300/-
● بواسیر کورس	70/-	● پائیوریا کورس	105/-
● جلن پیشاب کورس	70/-	● پراسٹیٹ کورس	215/-

ادویات ولٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹس سے یا براہ راست ہیڈ آفس لکھ کر طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
فون :- ہیڈ آفس 213156 کلینک 771 سیلز 419 فیکس 212299 (92-4524)